3895-خطرناک کھیل کھیلنے کا حکم

سوال

خطرناک کھیل اورورزش مثلا بلند رسی پر چلنا، اوراونچی اور بلند جگہوں سے چھلانگ لگانا، اور سانپوں کے پنجرے میں بند ہونا وغیرہ کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

جس طرح شریعت اسلامیہ نے اپنے بدن اور جسم کا خیال رکھنے اوراس کی دیکھ بھال کا حکم دیا ہے، اسی طرح بدن کو کسی بھی قسم کا نقصان اور ضرر دینا بھی حرام کیا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" نہ تو کسی کو نقصان اور ضرر پہنچاؤ، اور نہ ہی خود نقصان اٹھاؤ"

اسے ابن ماجہ نے کتاب الاحکام حدیث نمبر (2332) اورامام احمد نے حدیث نمبر (2719) اورامام مالک نے موطا حدیث نمبر (1234) میں روایت کیا ہے.

علماء کرام نے خطرناک کھیل اختیار کرنے میں کلام کی ہے :

فقہ حنفی کی کتاب "الدر المختار" کے مصنف کہتے ہیں :

(... اوراسی طرح ہر ماہر شخص جو اپنی سلامتی کو قائم رکھ سکتا ہو خطرناک کھیل مثلا تیر انداز پر تیر پھینکنا، اور سانپ کا شکار کرنا کھیل سکتا ہے ...).

دیکھیں : الدر المختار (404/6).

پہلی شرط :

مہارت و تجربہ اوراس طرح کے کھیل کو اچھی طرح سمجھنا، اور یہ مہارت و تجربہ بار بار کھیلنے اور کثرت کے ساتھ مشق کرنے سے ہی حاصل ہوگی، اوراتنی ٹریننگ کی جائے کہ اچھی طرح مہارت حاصل ہوجائے، اوراگراسے سیکھنے اور ٹریننگ کرنے کی بنا پر کوئی فرض ضائع ہوتا ہو یا پھر کوئی سنت ختم ہورہی ہو، یا مندوب رہ جائے تو پھر یہاں حرام ہونے کا قول ہی کہا جائیگا، لیکن اگر تربیت وٹریننگ اس کے بغیر ہو تو پھر یہ جائز ہے، اوراسی طرح اس کو دیکھ کر تفریح حاصل کرنا بھی جائز ہوگا.

دوسری شرط :

کھلاڑی کے غالب گمان اپنی سلامتی ہو، اوراگر عدم سلامتی کا ہلکا سا گمان ہو، یا پھر سلامتی میں شک ہو تو اس وقت یہ کھیل حرام ہوگا، کیونکہ یہ اسے ہلاکت میں ڈالنے کی طرف لے جانے کا باعث ہے، اور ہمیں اللہ تعالی نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو}.البقرۃ(195).

تیسری شرط :

وہ کھیل مال پر نہ ہو، کیونکہ اس طرح کے لہو ولعب میں عوض رکھنا حرام ہے، اس لیے کہ یہ ناحق لوگوں کا مال کھانا شمار ہوتا ہے، جبکہ اس وقت کوئی فائدہ بھی حاصل نہیں ہوگا.

دیکھیں : بغیۃ المشتاق فی حکم اللھو واللعب والسباق صفحہ نمبر (156-157).

میں کہتا ہوں : اور باقی سب اوقات کو چھوڑ کر اسے خوشی سرور کے ایام کے ساتھ مقید کرنا ایسی شرط ہے جو سابقہ شروط میں درج ہونا متعین ہے، اس اعتبار سے کہ اس قول کے صحیح ہونے کی جو دلیل مسجد میں بعض حبشیوں کا کھیلنے والی بعض روایات سے دی گئی ہے، تو وہ ایام عید کے ساتھ مقید ہے، اور سب خوشی و شرور کے مواقع اسی معنی میں آتے ہیں.

اور اسی طرح اس کے جائز ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ وہاں مرد و عورت کا اختلاط نہ ہو، اور کھلاڑیوں کا ستر بھی ننگا نہ ہو، اور جادو والے کھیل منع ہوں.